النَّحو فی الکلام کالمِلح فی الطَّعامِ

علاماتِ نحویّة

فی

حلِّ تراکیبِ العربیّة

مع

طُرق التّرجمة فی الاُردیّة



مولانا

ابوداؤد

کتاب کانام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علاماتِ نحویۃ فی حل تراکیب العربیۃ

مرتب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔أبوداؤد مولانامحمد یونس

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولاناذاکر اللہ دیروی (تقبلہ اللہ لخدمۃ دینہ)۔

طبع اول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماہِ ربیع الاول6.2.1439

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1100

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابطہ نمبرز:

0340۔4191091۔.0307۔8066170

فہرست مضامین

انتساب

اس رسالہ اور " آئینہ صرف " کو اپنے ان مشفقین محبین محسنین کے نام کرتا ہوں، جن کی محنتوں، صحبتوں، دعاؤں سے آج ان کا فیض آپ تک پہچانے کے لائق ہوا، میری مراد میرے وہ اساتذہ کرام، جن سے میں نے صرف و نحو کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ جو یہ ہیں:

حضرت مولانا طارق عزیز باجوہ صاحب مد ظلہ العالی۔۔(ارشاد الصرف، نحو میر، پونٹوی، گھونٹوی)

حضرت مولانا حافظ محمد صدیق نقشبندی صاحب مد ظلہ العالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(قانونچہ کھیوالی)

حضرت مولانا سید شفاء اللہ شاہ صاحب مد ظلہ العالی۔۔۔۔۔۔۔(اسباق نحو میر)

حضرت مولانا اسحاق توحیدی صاحب مد ظلہ العالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(علم النحو)

حضرت مولانا امان اللہ صاحب مد ظلہ العالی۔۔۔۔۔۔۔(دورہ صرف و نحو)

حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب مد ظلہ العالی۔۔۔۔۔۔(قانونچہ کامروی، تسہیل النحو)

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب پنڈ سلطانی مد ظلہ العالی۔۔۔۔۔(شرح مائۃ عامل)

اللہ رب العزت ان کے فیض کو رہتی دنیا تک قائم و دائم فرمائے۔

اور اپنی اس عظیم المرتبۃ "ماں " کے نام جو کہتی تھی "میں نے یہ اپنا بیٹا دین کیلئے وقف کیا ہے"۔ آج سے چند ماہ قبل داغِ مفارقت دے گئی۔

اللہ رب العزت اس سب کا مکمل ثواب انہیں پہنچائے، اور انہیں جنت الفردوس کے اعلی سے اعلی مقام نصیب فرمائے۔

آمین برحمتک یارحمٰن

عرض مرتب

مشہور مقولہ ہے "النَّحوُ فی الکلام کالملحِ فی الطعام " علم نحو کی کلام عرب میں ایسے ہی حیثیت ہے جیسے نمک کی کھانے میں، اسی حیثیت کے پیش نظر اس فن کی زیادہ کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں، جن میں نہ صرف ان کے قواعد حفظ کروائے جاتے ہیں بلکہ اس کے اجراء پر بھی دوسرے علوم سے زیادہ خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے باوجود بھی صرف قلیل ہی طلبہ ایسے نظر آتے ہیں جو اس فن سے کماحقہ استفادہ کرپاتے ہیں، باقی اس فن کی کمی کو ساری زندگی محسوس کرتے رہتے ہیں۔ اور بعضوں کیلئے تو فراغت کے بعد بھی عربی عبارت کا ترجمہ و ترکیب مشکل رہتی ہے۔

اس کی وجہ یہ نہیں کہ محنت کی کمی ہے، یا کتبِ فن میں کوئی نقص ہے بلکہ طریقہ درس و تدریس میں تھوڑا فرق ہے، کیونکہ اس علم کو پڑھا اور رٹّا جاتا ہے سمجھا نہیں جاتا، حالانکہ فہم اس علم کا موقوف تراکیب کے سمجھ کر کرنے سے، اور وہ موقوف ہیں الفاظ کے معانی و صحیح ترجمہ ترکیبی و بامحاورہ پر، لیکن ان سب چیزوں کو صرفِ نظر کر دیا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ طلبہ مبتدی ہیں ان کیلئے الفاظ کے معانی کا ضبط کرنا یا لغت کی کتاب سے الفاظ کے معانی کا دیکھنا اور پھر الفاظ کی معانی کے مطابق ترکیب کرنا دشوار ہے۔ حالانکہ مشہور مقولہ ہے:"صرفیاں رامغز باید چوں سگاں، نحویاں رامغز باید چوں بادشاہاں" نحویوں کا مغز بادشاہوں کی طرح متفکر و متحرک رہتا ہے، گویا نحوی کیلئے زبان سے زیادہ دماغ کے استعمال کی ضرورت ہے۔ ایسے ہی مقولہ ہے:"الترکیب تحت المعنی "ترکیب معنی کے تابع ہے جب تک معنی نہیں آئے گا ترکیب نہیں آئے گی۔

اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے استاذ العلماء، جامع المعقول مولانا محمد عبد اللہ گنگوہیؒ نے تسہیل النحو کی ہر مشق کی ابتداء میں طلبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:"ہر جملہ (مثال) کا اردو ترجمہ بتاؤ"۔

اور اساتذہ سے یہ التجاء کی ہے:"أمثلہ مشقیہ میں جو (الفاظ و) لغات ایسے ہوں جن کو طلبہ نہ جانتے ہوں ان کے معنی پہلے بتادیں۔ ہر مثال کی ترکیب اور ترجمہ طلبہ سے ہی کروائیں، خود ان کی مدد بالکل نہ

کریں،اور قواعد سے جواب طلب کریں،ان مثالوں کے علاوہ اور مثالیں اس قدر کاغذ پر لکھوا کر ان کی ترکیب و ترجمہ کرائیں کہ اطمینان کلی ہو جائے کہ یہ قاعدہ اب طالب علم کی سمجھ میں آگیا ہے"

اور میر سید شریف الجرجانی نے نحو میر کی ابتداء میں سب سے پہلی بات جو فرمائی وہ یہ ہے:

"این مختصرے ست مضبوط در علم نحو کہ مبتدی رابعد از حفظ مفردات لغت"

کہ مبتدی کو علم نحو سے فائدہ تب ہو گا جب اسے لغت (ترجمہ) کی معرفت ہو گی۔

(2) پھر اس فن کی کچھ اصطلاحات و تعریفات کا فہم لفظ کے بجائے صرف معنی پر ہے جیسے مثلاً: مفرد، صفت، بدل۔ اور کچھ کا لفظ کی بجائے معنی سے زیادہ ہے: جیسے مرکب مفید، خبریۃ، انشائیۃ، معرفہ و نکرہ ،تثنیہ، جمع۔ اور اس علم کی جو غایت ہے "اعراب کی غلطی سے بچنا" وہ بھی معنی پر ہی موقوف ہے کیونکہ معنی کے مطابق الفاظ کو اعراب دیا جاتا ہے، گویا تمام عوامل (مائۃ) کا عمل بھی معنی پر موقوف ہے۔

اور کچھ تعریفات کا فہم صرف الفاظ سے ہے جیسے معرب و مبنی، ضمائر، اسماء اشارات و موصولات، منصرف و غیر منصرف، اقسام اعراب، تاکید وغیرہ۔

اس اعتبار سے اگر اس فن کی علامات معنویۃ و لفظیہ، بالفاظ دیگر اصطلاحات نحویہ کی تعریفات رسمیۃ کو بھی یاد کر لیا جائے تو فہم ترکیب و فن نحو میں بہت ہی آسانی پیدا ہو گی، جیسا کہ ابن ھشام (المتوفی: 761ھ) نے بھی "قطر الندی" بحث منصوبات میں دوران تعریف یہ طرز اختیار کی ہے۔

الحاصل:۔ فہم ترکیب میں طلبہ کیلئے دو چیزیں نہایت ہی اَہم و ضروری تھیں:

(1) ترجمہ کے طریقے و اصول۔ (2) بنیادی قواعد نحویہ کی مشہور، ضروری و کثیر الوقوع علامات اور اردو ترجمہ کی ان کے ساتھ تطبیق۔ اس رسالہ کے ذریعے سے اسی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ طلبہ ابتداء ہی سے ترجمہ کے ہر طریقے کو پہچان لیں اور ترکیب کرنے میں بھی ان کیلئے کسی قسم کی کوئی دقت و دشواری پیش نہ آئے۔ اَبو داؤد۔

خادم طلبہ جامعہ جواہر القرآن اسلام آباد

"طُرُق الترجمة فی الأردیة"

عربی عبارت کے ترجمہ کرنے کے طریقے۔

ترجمہ کے کل تین طریقے ہیں۔

1) لفظی ترجمہ۔ 2) ترکیبی ترجمہ۔ 3) بامحاورہ ترجمہ۔

ان تینوں تراجم کا ضبط متعلم کیلئے ضروری ہے لفظی کا اس لیے کہ یہ مقدمہ ہے ترکیبی کیلئے، ترکیبی مقدمہ ہے مرادی و بامحاورہ کیلئے، اور یہی اَہم و مقصود اصلی ہے۔

1) **لفظی ترجمہ:۔** جسمیں الفاظ کی ترتیب کی (حد درجہ) رعایت ہو۔ جیسے: قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا۝ ترجمہ: کہا مجھ کو نہ پکڑ میری بھول پر اور مت ڈال مجھ پر میرا کام مشکل۔ (معارف القران از مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

لفظی ترجمہ کے اصول:۔

(1) معنی کی ترتیب الفاظ کی ترتیب کے حد درجہ موافق ہو۔

(2) الفاظ کے اصلی و مطابقی معنی کا لحاظ ہو۔ (3) محذوفات و مراجع (ضمیروں) کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ (4) افہام و تفہیم کلی مقصود نہیں ہوتا (کچھ احتیاج باقی رہتا ہے)۔

لفظی ترجمہ کی شرائط:۔

(1) صیغوں کی پہچان (یہ علم صرف پر موقوف ہے) تاکہ ترجمہ صیغوں ہی کی مناسبت سے کیا جائے مثلاً ضارب کا معنی (مارنے والا) "مارتا ہے" نہیں کیونکہ یہ مضارع کا ترجمہ ہے۔

(2) لغت کی معرفت یا لغت کی کتاب دیکھنے کا طریقہ۔ تاکہ نفس کلمہ کا معنی بھی آجائے اور متعلق کے بدلنے سے جو معنی میں تبدیلی آتی ہے وہ بھی سامنے رہے۔ مثلاً قال عنہ کا معنی ہے "روایت کرنا" قال علیہ کا معنی ہے "افتراء کرنا"

2) **تر کیبی تر جمہ۔** جسمیں تر کیب (قواعد نحویۃ) کی رعایت ہو (اور خاص الفاظ تر کیبی کا بھی اہتمام کیا جائے)۔ جیسے: أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ (یہ لوگ ہونے والے ہیں، ہونے والے جو ہیں تو اوپر ہدایت کے، ایسی ہدایت جو ثابت ہونے والی ہے، ثابت جو تو ان کے رب کی طرف سے)۔

تر کیبی تر جمہ کے اُصول۔

(1) معنی کی تر تیب الفاظ کی تر تیب کے حد درجہ موافق ہو۔ (2) الفاظ کے اصلی و مطابقی معنی کا لحاظ ہو۔ (3) محذوفات و مراجع (ضمیروں) کی طرف خصوصی التفات کیا جاتا ہو۔ (4) قواعد نحویۃ و عبارت کے حل کی طرف توجہ رہتی ہے، افہام و تفہیم کلی مقصود نہیں ہوتا (کچھ احتیاج باقی رہتا ہے)۔

تر کیبی تر جمہ کی شرائط:۔

سابقہ شرائط کے ساتھ ساتھ یہ شرائط بھی ضروری ہیں۔

(3) قواعد نحویہ کا حفظ۔ تا کہ تر کیب صحیح رہے اور اس کی صحت ہی سے معنی تر کیبی کی صحت ہے۔

(4) "تر کیبی اردو علامات" کا ضبط۔ یعنی اصطلاحات نحویہ (فاعل، مفعول بہ۔۔۔) کی اردو لغت میں جو علامات ہیں ان کی معرفت۔ تا کہ الفاظ کی تر کیب، اور تر کیبی معنی کرنے میں آسانی ہو۔ مثلاً زید قائم کا معنی ہے "زید کھڑا ہونے والا ہے" "قائم" کی دلالت "ہے" پر ہے، اور معنی معلوم ہونے کی صورت میں "ہے" کی دلالت قائم کے خبر ہونے پر۔ (تر جمہ کی تر کیبی علامات کا ذکر آگے آ رہا ہے)

3) **بامحاورہ تر جمہ۔** جسمیں مراد و مقصود کی رعایت ہو (لفظی و تر کیبی تر تیب کی رعایت نہ برتی گئی ہو) جیسے: ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ۔ ہم کو سیدھے راستے چلا (از: فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ)

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا (کہ مجھ کو یاد نہ رہا تھا سو) آپ میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجیئے اور میرے اس معاملہ میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالیے۔

(سورۃ کھف ۔ بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)

مرادی ترجمہ کے اُصول:۔ (1)معنی کی ترتیب الفاظ کی ترتیب کے حد درجہ موافق نہیں ہوتی۔ (2)الفاظ کے اصلی و مطابقی سے زیادہ تلازمی و عرفی معنی کالحاظ ہو۔(3)محذوفات و مراجع (ضمیروں) کی طرف خصوصی التفات کیاجاتا۔(4)قواعد نحویہ وعبارت کے حل کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔(5) افہام و تفہیم کلی مقصود ہوتا ہے تاکہ مراد کی آگاہی میں حد درجہ احتیاج باقی نہ رہے۔

بامحاورہ ترجمہ کی شرائط:۔

(1)فاعل، مفعول، متعلقات فعل کے ترجمہ کے بعد آخر میں فعل کاترجمہ کیاجائے، مضاف مضاف الیہ میں پہلے مضاف الیہ کاترجمہ، موصوف صفت میں پہلے صفت کاترجمہ وغیرہ۔۔۔(2)معنی مرادی کی ادائیگی میں کچھ کمی باقی نہ رہے اگرچہ اس کیلئے حذف واضافہ ہی کیوں نہ کرناپڑے،اوراس کیلئے خاصیات ابواب کی واقفیت بھی ضروری ہے۔(3)معنی مرادی کی ادائیگی میں کوئی تغیر نہ ہو۔

گویابامحاورہ ترجمہ میں مقصوداصلی ترجمہ و معنی ہوتاہے۔(لغۃ، ترکیب و ترتیب کی رعایت ضروری نہیں)۔

اس پر اَدیب استاذ مولاناعبد الماجد ندویؒ کاایک اقتباس مع مثال پیش کیاجاتاہے جونہایت ہی مفید ہے:

"ترجمہ میں جملہ اسمیہ کی بجائے جملہ فعلیہ،اور جملہ فعلیہ کی بجائے جملہ اسمیہ،اوردوسری ترکیبیں بھی بدلی جاسکتی ہیں اوراسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی ردوبدل کیاجاسکتاہے بلکہ بسااوقات مترادف جملوں کاحذف اور بعض دوسرے جملوں کااضافہ بھی صحیح ہوتاہے مگران تمام تصرفات میں شرط یہ کہ معنی مرادمیں کوئی تغیر نہ ہو۔اصل یہ ہے کہ ہر زبان کااپناایک طرز تعبیراور طریقہ اداء ہوتاہے جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جاسکتی، مگراس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے اور ترجمہ کی بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے بلکہ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ لفظ و معنی دونوں کی رعایت باقی رہے لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہووہاں صرف معنی کی ادائیگی

پر اکتفاء کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ مع اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سھولت ہو۔

"ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے، آنحضرت ﷺ ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمعوں میں رہے، نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی ان ہی کیساتھ گزری، اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروباری زندگی، جس میں قدم قدم میں بدمعاملگی، بدنیتی، خلاف وعدگی، اور خیانت گاری کے عمیق غار آتے ہیں، مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو امین کا خطاب حاصل ہوا، نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے، چنانچہ ہجرت کے موقعہ پر حضرت علی کو اسی لیے مکہ چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی، مقاطعہ کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، نجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، آپ کو ساحر کہا، قتل کی سازشیں کیں، شاعر کہا، مجنوں کہا، مگر کسی نے یہ جرات نہ کی کہ آپ کے اخلاق واعمال کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکیں، حالانکہ نبوت و پیغمبری ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعوی کر رہا ہے، اس دعوی کے ابطال کیلئے ، آپ کے اخلاق واعمال کے متعلق چند مخالفانہ شھادتیں بھی کافی تھیں، تاہم اس دعوی کو توڑنے کیلئے انھوں نے اپنی دولت لٹائی، اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں، لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے بھی اس کو باطل کر سکیں۔ (خطبات مدراس)

ترجمة: وتدبر من ناحية أخرى ان الرسول ﷺ لم يقض حياته كلها بين أحبابه وأصحابه بل قضى أربعين سنة من عمره في مكة قبل أن يبعث ،فكان بين أهلها من مشركي قريش وكان يتعاطى فيهم التجارة، ويعاملهم في أمور الحياة ليل نهار۔۔۔وهو عيشة طويل طريقها كثيرة منعطفاتها وعرة مسالكها،تعترضها وهدات مما قد يصدر عن المرء من خيانة واخفار عهد،وأكل مال بالباطل ،وعقبات من الخديعة

والخیانة وتطفیف الکیل ،وبخس الحقوق ،واخلاف الوعد،وأن الرسول ﷺ اجتاز هذه السبیل اللشائکة الوعرة وخلص منهاسالمانقیا،لم یصبه شیئ ممایصیب عامةالناس حتی لقد دعوه"الامین" وان قریشابعدبعثته وادعائه النبوةکانوایودعون عنده ودائعهم وأموالهم لعظیم ثقتهم به وقدعلمتم انه ﷺ لما هاجر من مکةخلف فیهاعلیالیردماکان لدیه من الودائع الی أهلهافقریش خالفوه أشدالخلاف فی دعوته ولم یترکواسبیلاالی ذالک الاسلکوه فقاطعوه وعاندوه وصدوه عن سبیله وألقوه علیه سلے جزوروهو یصلی ورمواالحجارة وأرادواقتله وکادواله قیدهم وسموهم ساحراوادعوه شاعرا،وفندواآرائه وسخفوه حلمه ،لکنه لم یجرأحدمنهم أن یقولواشیئافی أخلاقهم ولاأن یرمیه بالخیانةأوینسب الیه الکذب فی القول أواخلاف الوعدوأخفارالذمةأونقض العهد،وأن من أدعی النبوةوقال ان الله یوحی الیه فکان ادعی العصمة والبرائةمن جمیع المفاسدومساوی الاعمال ألم یکن یکفی قریشافی ردهم علی الرسول أن یذکرواأموراعمل فیهابغیرالحق وأن یشهدواعلیه بأن أخلفهم وعداأوخانهم فی أموالهم وکذبهم فی شیئ مماقاله لهم ؟أن قریشاأنفقواأموالهم وبذلواانفسهم فی عدادوةالرسول وضحوابفلذات أکبادهم فی قتاله حتی قتل منهم وجرح کثیرون ،لکنهم لم یستطیعواأن یدنسوالسوءذیله الطاہر ،ولاأن یصموه بشیئ فی عظیم أخلاقهم" ـ[1]

[1] تعریب:-الاستاذفاضل جلیل محمدناظم ندوی. معلم الانشاء(دوم)122

ذیل میں ایک اور عبارت کے تینوں ترجموں کو بیک نظر دیکھیں۔

" وسن رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل للجمعة والعيدين وعرفة والإحرام "

لفظی ترجمہ: اور سنت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ کی غسل کرنا جمعہ کیلئے اور عیدین کیلئے اور عرفہ کیلئے اور احرام کیلئے۔

ترکیبی ترجمہ: اور سنت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ کی غسل کرنا (غسل جو تو) جمعہ کیلئے اور عیدین کیلئے (بھی) اور عرفہ کیلئے (بھی) اور احرام کیلئے (بھی)۔

بامحاورۃ ترجمہ: اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ نے جمعہ، عیدین، عرفہ اور احرام کیلئے غسل کرنا سنت قرار دیا ہے۔

علاماتِ نحویّۃ

مفرد و مرکب کی علامات

مفرد کی معنوی[2] علا`مت : ہر وہ کلمہ جو ایک ہی معنی بتائے۔ جیسے: رجلٌ۔

مفرد کی لفظی علامت : ہر اکیلا لفظ جو ترکیب میں واقع نہ ہو۔

مرکب کی معنوی علامت:۔ ہر وہ جملہ جو کم از کم دو معنی بتائے۔ جیسے: زَیدٌ قَامَ ۔ (زید کھڑا ہے)

مرکب کی لفظی علامت:۔ ہر دو یا تین لفظ جو ترکیب میں واقع ہوں۔

مرکب مفید کی علامات

مرکب مفید و جملہ دو قسم پر ہے خبریہ، انشائیہ۔ خبریہ چار قسم پر ہے۔ **فعلیہ**، اسمیہ، شرطیہ، ظرفیہ۔

1۔ جملہ خبریہ فعلیہ کی معنوی علامت : وہ جملہ جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکتا ہو۔ یا۔ جس کے ترجمہ میں "ہے" یا "ہیں" آئیں۔ جیسے: قَامَ زَیدٌ۔ زید کھڑا ہوا ہے۔

جملہ خبریہ کی لفظی علامت : اگر جملہ کا پہلا جزء **فعل** ہو تو جملہ **فعلیہ**۔

جملہ خبریہ **فعلیہ** کی دو قسمیں ہیں:۔ ماضی، مضارع۔

جملہ فعلیہ ماضیہ (وجحدیہ) کی معنوی علامت : زمان ماضی میں **فعل** کے وقوع کا ذکر ہو گا۔ یا۔ ترجمہ میں "ہے" یا "ہیں" کا لفظ آئے گا۔ جیسے: أَتیٰ أَمْرُ اللهِ۔ آیا ہے اللہ کا حکم۔ جحدیہ میں "نہیں ہے" یا "نہیں ہیں" کا لفظ آئے گا۔ لَمْ یَضْرِبْ زَیدٌ۔ نہیں مارا ہے زید نے۔

جملہ فعلیہ ماضیہ (وجحدیہ) کی لفظی علامت : علم صرف پر موقوف ہے[3]۔

جملہ فعلیہ مضارع و نفی، و نفی مؤکد بلن ناصبہ کی معنوی علامت : زمان حال یا مستقبل میں **فعل** کے

---

[2] "الترکیب تحت المعنی" کے تحت ہر جگہ علامت معنویہ کو مقدم ذکر کیا گیا ہے۔

[3] آئینہ صرف ص 16 دیکھئے۔

وقوع کاذکر ہوگا۔یا فعل کے ترجمہ کیساتھ (کر) تاہے، (کر) تی ہے، (کر) تے ہیں، ہرگز (نہیں کر) ے گا، ہرگز (نہیں کر) ے گی، ہرگز (نہیں کر) یں گے آئے گا۔ جیسے: يُنَزِّلُ الْمَلٰئِكَةَ۔ اللہ تعالی اتارتے ہیں فرشتوں کو۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ۔ کافروں کو ہرگز فائدہ نہیں دیں گے مال واولاد۔

جملہ فعلیہ مضارع و نفی، و نفی مؤکد بلن ناصبہ کی لفظی علامت:۔علمِ صرف پر موقوف ہے۔

جملہ فعلیہ کی کم از کم دو جزئیں ہوتی ہیں۔ فعل، فاعل۔

(فعل کی علامت کاذکر اسم و فعل کی بحث میں آئے گا، جبکہ فاعل کی علامت کاذکر مرفوعات کی بحث میں آئے گا)

2۔جملہ خبریہ اسمیہ کی معنوی علامت :اس جملہ کے قائل کو سچایا جھوٹا کہا جاسکتا ہو یا اس کے ترجمہ میں "ہے" یا "ہیں" آئے۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔ زید کھڑا ہونے والا ہے۔

جملہ خبریہ اسمیہ کی لفظی علامت :اگر جملے کا پہلا جزء اسمِ ظاہر معرفہ (یا مضاف الی المعرفہ)، یا نکرۃ مخصصہ، یا ضمیر منفصل ہو تو جملہ اسمیۃ ہے۔ مثال گزر گئی۔یا۔ پہلی جزء "از قبیل ذات" اور دوسری جزء جارو مجرور یا جملہ ہو۔ جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ، زَيْدٌ يَضْرِبُ۔ یا۔ اسم اشارہ کے بعد اسم غیر معرف باللام آجائے۔ جیسے هٰذَا زَيْدٌ۔

فائدۃ: جملہ جب درمیان کلام یا آخر کلام میں آئے تو اگر اسم موصول کے متصل بعد ہو تو صلہ ہوگا۔ جیسے: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ میں۔ اسم نکرہ کے متصل بعد ہو تو صفت ہوگا۔ جیسے: لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ۔ اسم معرفہ، فاعل یا مفعول کے بعد ہو تو حال ہوگا۔ جیسے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ۔ شروع کلمہ میں اسم معرفہ کے متصل بعد ہو خبر ہوگا۔ جیسے: اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ۔ حرف جارہ کے متصل بعد ہو تو بتاویل مصدر مجرور ہوگا۔ جیسے: إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ۔ اسمائے مضاف و ظروف کے متصل بعد ہو تو بتاویل مصد مضاف الیہ۔ جیسے: وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ۔ حرف عطف بعد ہو تو معطوف ہوگا۔ جیسے: يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ۔ حرف نداء کے کچھ دیر بعد آئے تو مقصود بالنداء ہو گا۔ جیسے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اُعْبُدُوا رَبَّكُمْ۔ حرف شرط کے کچھ دیر بعد آئے تو جزاء، جس پر عموماً فاء داخل ہوتی ہے سوائے ماضی کے۔ جیسے: إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ۔ حرف قسم، یا لفظ قسم کے کچھ دیر بعد آئے تو جواب قسم ہو گا۔ جیسے: لَعَمْرُكَ (قَسمِي) إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ۔ باب قال یقول کے بعد آئے تو بتاویل مصدر مقولہ مفعول بہ۔ جیسے: مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ۔ ان میں سے کوئی صورت نہ ہو تو ماقبل عامل کیلئے اس کے عمل وضرورت حال کے مناسب معمول ہو گا۔ جیسے: يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ۔

3۔ **جملہ شرطیہ کی معنوی علامت:** جسمیں ایک بات کو دوسری پر معلّق کیا گیا ہو اور جزاء کے ترجمہ کی ابتداء میں لفظ "تو" آئے۔ جیسے: وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔ اگر تم سچے ہو تو بلاؤ اپنے معبودوں کو۔

جملہ شرطیہ کی لفظی علامت: ہر جملہ فعلیہ جس کی ابتداء میں حروف شرط یا اسمائے شرطیہ میں سے کوئی ایک آئے اور اس کے متصل بعد (ورنہ پہلے) ایک اور جملہ ہو۔ مثال گزر گئی۔

4۔ **جملہ ظرفیہ کی معنوی علامت:** خبر کا ترجمہ (ترکیبی، ولفظی) مبتداء سے پہلے ہو گا۔ جیسے: فِي الدَّارِ زَيْدٌ۔ موجود ہے موجود جو ہے توگھر میں زید۔

جملہ ظرفیہ کی لفظی علامت:۔ جس جملہ کی ابتداء اسم ظرف یا حرف جارہ سے ہو، اور بعد میں کوئی فعل نہ ہو۔

جملہ انشائیہ کی معنوی علامت:۔ اس جملہ کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکتا ہو۔ یا۔ ترجمہ میں "ہے "یا "ہیں" کا لفظ نہ آئے۔ جیسے: «لَا تَشْرَبْ» نہ پی تو۔ سوائے ایک قسم استفھام کی بعض اَمثلہ کے۔

جملہ انشائیہ کی لفظی علامت: جملہ کی ابتداء میں صیغہ امر، ونہی، وتعجب ہو۔ یا۔ جس جملہ پر حرف استفھام ،حرف تمنی، حرف ترجی، حرف نداء، حرف عرض، حرف قسم سے کوئی ایک داخل ہو۔

مثالیں:۔ امر، مثل: «إِفْعَلْ»، نہی، مثل: «لَا تَضْرِبْ» اِستفہام، مثل: «هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟»، تمنّی، مثل: «لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ، ترجّی، مثل: «لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ»، عقود، مثل: «بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ»، نداء، مثل: «يَا اللهُ!» عرض، مثل: «أَلَا تَنْزِلَ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا»، قسم، مثل: «وَاللهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا»، تعجب، مثل: «مَا أَحْسَنَهُ، وَأَحْسِنْ بِهِ!».

فائدة: عقود کی لفظی علامت نہیں، خبریہ سے اس کا امتیاز قرینہ عقد کے نہ ہونے سے ہوگا۔

اسم و فعل و حرف کی علامات

اسم کی معنوی علامت : جس کا معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوجائے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے، جیسے رَجُلٌ ، فَرَسٌ وغیرہ۔

اسم کی لفظی علامت : جس کلمہ میں ان علامتوں میں سے کوئی ایک ہو جو اس شعر میں مذکور ہیں:

لام و تنوین حرف جر مسند الیہ منسوب داں   پس مصّغر تثنیہ مجموع مضاف را بخواں

نیز تائے متحرکہ منادیٰ موصوف علامات اسم داں   نظم کردم آنچہ دیدم در کتاب نحویاں

مثالیں: (1) لام سے مراد الف لام تعریف ہے جیسے اَلْحَمْدُ۔ (2) تنوین جیسے۔ زَيْدٌ ، عَمْرٌو۔ (3) حرف جر جیسے۔ بِزَيْدٍ (4) مسند الیہ جیسے زَيْدٌ۔ (5) منسوب جیسے۔ بَاكِسْتَانِيٌّ (6) مصغّر جیسے۔ رُجَيْلٌ۔ (7) تثنیہ جیسے۔ رَجُلَانِ (8) مجموع جیسے۔ رِجَالٌ (9) مضاف جیسے۔ غُلَامُ زَيْدٍ (10) تائے متحرکہ جیسے۔ ضَارِبَةٌ (11) منادیٰ جیسے۔ یا اللہ (12) موصوف جیسے۔ رَجُلٌ كَرِيْمٌ۔

فعل کی معنوی علامت : جسکے معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوجائے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے نَصَرَ وغیرہ۔

فعل کی لفظی علامت : جس کلمہ میں ان علامتوں میں سے کوئی ایک ہو جو اس شعر میں مذکور ہیں:

سین سوف جازمہ قد تائے ساکنہ امر داں   تائے اتصال ،تائے فَعَلْتُ نہی علامات فعل داں

مثالیں:(1)دخول سین جیسے ۔سَیَقُوْلُ (2)دخول لفظ سوف جیسے :۔فَسَوْفَ یُحَاسَبُ (3)دخول لفظ جزم جیسے: لَمْ یَضْرِبْ (4)دخول قد۔ جیسے:۔قَدْ اَفْلَحَ (5)تائے ساکنہ جیسے:۔ضَرَبَتْ (6)امر۔ جیسے:۔ اِضْرِبْ (7)تائے اتصال جیسے۔ظَلَمْتَ۔(8)تائے فعلت جیسے۔ظَلَمْتُ (9)نہی جیسے۔لَا تَضْرِبْ۔

حرف کی معنوی علامت : جس کا معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہو،جیسے مِنْ، فِیْ وغیرہ، جب تک انکے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملائیں گے ان کا مطلب سمجھ نہ آئے گا۔

حرف کی لفظی علامت : جو کلمہ اسم و فعل کی علامت سے خالی ہو۔ جیسے:اِلٰی ،مِنْ۔

معرب و مبنی کی علامات

مبنی کی لفظی علامت : جو کلمہ "فعل ماضی، اَمر،حروف،اسم غیر متمکن،اسم متمکن (جب ترکیب میں واقع نہ ہو)، فعل مضارع بنون جمع مؤنث و نون تاکید "میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے:ضَرَبَ ،اِضْرِبْ ،اِلٰی ،هُوَ، زَیْدٌ، یَضْرِبْنَ ،اِضْرِبَنَّ۔

معرب کی لفظی علامت : جو اسم یا فعل مذکورہ جگہوں کے علاوہ ہو۔ جیسے:«لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ»

نوٹ:معرب مبنی کی معنوی علامت نہیں۔

اسم غیر متمکن ضمائر کی علامات

ضمائر کی معنوی علامت : کوئی نہیں (کیونکہ اختلاف مراجع سے ان کے معانی بدلتے ہیں)۔

ضمائر کی لفظی علامت : مرفوع و منصوب منفصل ضمائر صاف نظر آتی ہیں۔جیسے:هُوَ،اِیَّاهُ۔ ضمیر مرفوع متصل بارز صیغے کے زوائد حروف (تاء متحرکہ،تاء میم،تاء میم الف،نون مفتوحہ،واوٴ،الف،یاء) سے ہوگی۔ جیسے: ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ میں تُمَا،تُنَّ۔ مستتر جائز الاستتار واحد مذکر غائب وواحدہ مؤنث غائبہ ماضی،مضارع دونوں میں ہوتی ہے۔ جیسے: ضَرَبَ، ضَرَبَتْ ،یَضْرِبُ، تَضْرِبُ میں۔ جبکہ واجب

الاستتار واحد مخاطب، واحد متکلم، متکلم مع الغیر کے تمام صیغوں میں ہوتی ہے۔ جیسے: اَضْرِبُ نَضْرِبُ میں۔ حرف مشبہ بالفعل، اسمائے افعال، فعل بمع فاعل کے بعد ضمیر منصوب متصل ہے۔ جیسے: ضَرَبَہٗ، اِنَّهٗ، رُوَيْدَهٗ میں۔ حرف جار و مضاف کے بعد ضمیر مجرور ہو گی۔ جیسے: لَهٗ، غُلَامُکُمَا میں۔

مشار الیہ کی علامات

مشار الیہ کی معنوی علامت: کوئی نہیں۔

مشار الیہ کی لفظی علامت: اسم اشارہ کے بعد (عموماً) جو اسم معرف باللام ہو۔ جیسے: ذٰلِكَ الْكِتَابُ۔

نکرہ و معرفہ کی علامات

نکرہ کی معنوی علامت: مشترک نام یا جس کلمہ کے معنی میں لفظ "کوئی، کوئی ایک، کچھ، چند" سے کوئی ایک ہو۔ جیسے: «رَجُلٌ» (کوئی مرد)، «فَرَسٌ» (ایک گھوڑا).

نکرہ کی لفظی علامت: جو معرفہ کی سات اقسام سے خارج ہو۔ مثال گزر گئی۔

معرفہ کی معنوی علامت:۔ جس اسم میں مذکورہ الفاظ (کوئی، کوئی ایک، کچھ، چند) میں سے کوئی بھی پیوست نہ ہو۔ جیسے: «زَيْدٌ» کا معنی زید۔

معرفہ کی لفظی علامت: جو اسم علم، معرف باللام، ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول، منادی سے ہو۔ یا۔ مضاف (غیر صیغۃ الصفۃ) الی المعرفہ سے کوئی ہو۔ جیسے: «عَمْرٌو» «اَلرَّجُلُ» «هو»، «هذا» «اَلذی»، «يَا رَجُلُ»، «غُلَامُهٗ»، «غُلَامُ زَيْدٍ»، «غُلَامُ هَذَا»، «غُلَامُ الَّذِيْ عِنْدِيْ» «غُلَامُ الرَّجُلِ».

مذکر و مؤنث کی علامات

مذکر و مؤنث کی معنوی علامت: کوئی نہیں۔ اسی لئے ان کی تعریفات علامات لفظی سے ہوتی ہیں۔

مذکر کی لفظی علامت: جو علامت تانیث سے خالی ہو جیسے مُؤْمِنٌ۔

مؤنث کی لفظی علامت: جس میں علامت تانیث کی موجود ہو جیسے فَاطِمَةُ۔

اسم میں تین علامتیں ہیں (1) الف مقصورہ جو کلمہ کے آخر میں ہوتا ہے۔ جیسے ضُربٰی۔ (2) الف ممدوہ جو کلمہ کے آخر میں ہو مگر اس کے بعد ہمزہ ہو جیسے حَمْرَاءُ۔ 3) تائے مدورۃ (گول تاء) جیسے ضَارِبَۃٌ۔ فعل میں چار ہیں: (1) نون متحرکہ جو آخر کلمہ میں ہو ما قبل اس کا ساکن ہو جیسے ضَرَبْنَ ،یَضْرِبْنَ ۔ (2) یاء ساکنہ جیسے تَضْرِبِیْنَ۔ (3) تاء ساکنہ آخر میں۔ جیسے ضَرَبَتْ۔ (4) تائے متحرکہ۔ جیسے ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُ۔

فائدۃ: تانیث سماعی کی کوئی خاص علامت نہیں بلکہ اس کا مؤنث ہونا اہل عرب سے معلوم ہوگا۔ مثلاً اَرْضٌ، شَمْسٌ، عَیْنٌ۔ **فائدۃ:** حروف اور مصدر، ظروف، آلہ مذکر و مؤنث سے عاری ہوتے ہیں۔

واحد تثنیہ جمع کی علامات

واحد کی معنوی علامت:۔ شروع میں گزر چکی ہے۔

واحد کی لفظی علامت:۔ جو صیغہ علامات تثنیہ و جمع سے خالی ہو[4]۔

تثنیہ کی معنوی علامت:۔ جو دو معنی یا دو ذات پر دلالت کرے۔ جیسے نَوْعَانِ ، فَرَسَانِ۔

تثنیہ کی لفظی علامت:۔ الف نون، یاء نون، یا صرف الف کا کلمہ کے آخر میں زائد ہونا۔ جیسے ضَارِبَانِ ،ضَارِبَیْنِ، ضَرَبَا۔ (کیونکہ اگر اصلی ہوئے تو لفظ وہ تثنیہ نہیں جیسے: دَعَا، عثمان میں۔)

جمع کی معنوی علامت:۔ جو دو سے زیادہ معنی یا ذوات پر دلالت کرے۔ جیسے رِجَالٌ ، قَوْمٌ۔

جمع کی لفظی علامت:۔ فعلوں کے آخر میں واؤ نون، یا واؤ الف کا آنا۔ جیسے یَضْرِبُوْنَ ، اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا۔

جمع سالم کی لفظی علامت:۔ اسم کے آخر میں واؤ نون، یاء نون، یا الف تاء کا زائد آنا جیسے: ضَارِبُوْنَ ،مُسْلِمِیْنَ، ضَارِبَاتٌ۔

---

[4] واحد یہاں مقابلہ تثنیہ و جمع ہے، اس کی لفظی علامت اور ہے اور جہاں مقابلہ مرکب ہے وہاں اور ہے۔

جمع مکسر کی لفظی علامت:۔ جمع مکسر قلت کے چار اوزان ہیں۔: أَفْعُلٌ، أفعال، اَفْعِلَةٌ، فِعْلَةٌ۔

جمع کثرت ہو تو: فَعَلَةٌ ، فُعَّالٌ، فُعَّلٌ فُعْلٌ ، فُعُلٌ فُعَلَاءُ فُعْلَانٌ ، فِعْلَانٌ فِعَالٌ فُعُوْلٌ ، ، أَفْعِلَاءُ ، فَوَاعِلُ، مَفَاعِلُ ، مَفَاعِيْلُ (فُعَلٌ، فِعَلٌ، فَعَالِلُ، فَعَائِلُ، أفاعِل، أفاعِيْل، فَعَالِيْلُ۔ مقدمہ مصباح اللغات)۔میں سے کسی ایک وزن پر ہوگی۔

غیر منصرف کی علامات

غیر منصرف کی معنوی علامت:۔ کوئی نہیں۔

غیر منصرف کی لفظی علامت:۔ وہ نام جن کے آخر میں تائے تانیث آجائے۔جیسے: «طَلْحَةُ» یا۔الف نون زائد تین آجائیں جیسے: «عِمْرَانُ»۔یا۔وہ نام مؤنث کا علم ہو۔جیسے: «زَیْنَبُ» ،یا وہ نام مرکب ہو۔جیسے: «بَعَلَبَكُّ» یا۔وہ نام غیر عربی ہو۔جیسے: «اِبْرَاہِیْمُ»۔یا۔جو صیغہ أَفْعَلُ، مَفَاعِلُ ، و مَفَاعِيْلُ کے وزن پر ہو جیسے: «اَحْمَرُ» «مَسَاجِدُ» «مَصَابِیْحُ»۔یا۔جو نام فعل کے وزن پر ہو۔جیسے: شَمَّرَ۔یا۔وہ صیغہ جس کے آخر میں الف جائے، خواہ الف مقصورہ ہو یا ممدودہ۔جیسے: «حُبْلٰی» «حَمْرَاءُ» اور انبیاء کے تمام نام غیر منصرف ہیں (سوائے چھ کے: محمد، صالح، شعیب، ہود، لوط، نوح علیھم السلام۔) جیسے: «دَاؤُدُ»

اسم کے اعراب کی علامات

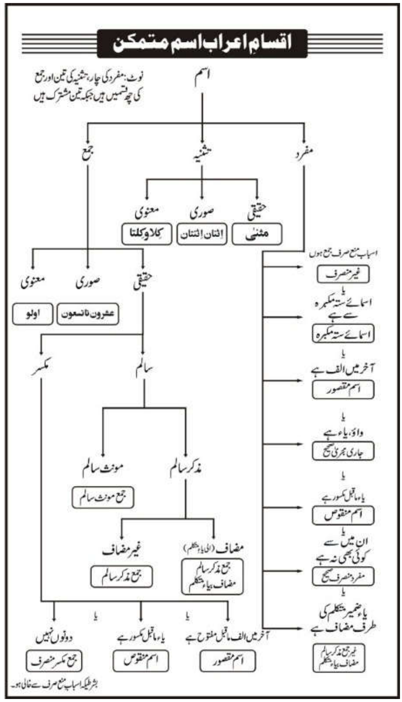
اسم کے اعراب کی معنوی علامت:۔ کوئی نہیں، کیونکہ اعراب لفظ کی صفت ہے معنی کی نہیں۔

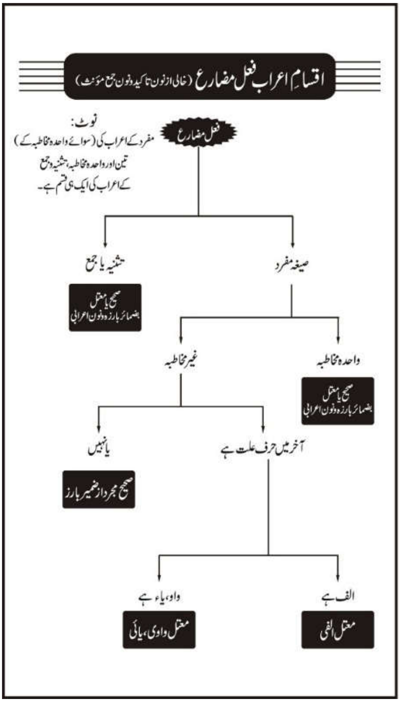
اعراب کی لفظی علامت:۔ اگلے صفحہ پر دیکھیے۔

فعل کے اعراب کی علامات

فعل اعراب کی معنوی علامت:۔ کوئی نہیں۔

اعراب کی لفظی علامت:۔ آئندہ صفحہ پر دیکھیے۔


اقسامِ اعراب اسم متمکن
نوٹ: مفرد کی چار، تثنیہ کی تین اور جمع کی چھ قسمیں ہیں جبکہ تین مشترک ہیں
اسم
مفرد
تثنیہ
جمع
حقیقی
صوری
معنوی
مثنیٰ
اِثنان اِثنتان
کِلا و کلتا
حقیقی
صوری
معنوی
عشرون تا تسعون
اولو
سالم
مکسر
مذکر سالم
مونث سالم
جمع مونث سالم
مضاف (الی یاء متکلم)
غیر مضاف
جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم
جمع مذکر سالم
آخر میں الف ماقبل مفتوح ہے
یا
یاء ماقبل مکسور ہے
یا
دونوں نہیں
اسم مقصور
اسم منقوص
جمع مکسر منصرف
بشرطیکہ اسباب منع صرف سے خالی ہو۔
اسباب منع صرف جمع ہوں
غیر منصرف
یا
اسمائے ستہ مکبرہ سے ہے
اسمائے ستہ مکبرہ
یا
آخر میں الف ہے
اسم مقصور
یا
واؤ، یاء ہے
جاری مجریٰ صحیح
یا
یاء ماقبل مکسور ہے
اسم منقوص
یا
ان میں سے کوئی بھی نہ ہے
مفرد منصرف صحیح
یا
یاء ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہے
غیر جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم


اقسامِ اعراب فعل مضارع (خالی از نون تاکید و نون جمع مؤنث)
نوٹ: مفرد کے اعراب کی (سوائے واحدہ مخاطبہ کے) تین اور واحدہ مخاطبہ، تثنیہ و جمع کے اعراب کی ایک ہی قسم ہے۔
فعل مضارع
صیغہ مفرد
تثنیہ یا جمع
صحیح یا معتل بضمائر بارزہ و نون اعرابی
واحدہ مخاطبہ
غیر مخاطبہ
صحیح یا معتل بضمائر بارزہ و نون اعرابی
آخر میں حرف علت ہے
یا نہیں
صحیح مجرد از ضمیر بارز
الف ہے
واو، یاء ہے
معتل الفی
معتل واوی، یائی

مرفوعات کی علامات

مرفوعات آٹھ ہیں۔1)مبتداء۔2)خبر۔3)فاعل۔4)مفعول مالم یسم فاعلہ۔5)ان واخوتھا کی خبر۔6)ماولا مشبہتین بلیس کااسم۔7)کان واخوتھاکااسم۔8)لاء نفی جنس کی خبر۔

مبتداء کی معنوی علامت :۔ جس کے متعلق " ہے،ہیں "یا"نہیں ہے ،نہیں ہیں "کیساتھ حکم لگایاگیاہو۔جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ، مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ ۔یا۔ جس اسم(خالی از حرف شرط)کے ہونے پر دوسرے چیز کو مشروط کیاگیاہو۔ جیسے كُلُّ مَنْ يَّأتِيْنِي فَلَه دِرْهَمٌ۔

مبتداء کی لفظی علامت :۔ جو مقصودی اسم[5] جملہ کے شروع میں ہو۔جیسے: مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ میں زید۔یا۔شروع جملہ میں جواسم معرفہ ہو۔جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔یا۔جو نکرہ مخصصہ[6] ہو تووہ مبتداء ہے۔ جیسے :فِي الدَّارِ رَجُلٌ۔یا۔ایسااسم اشارہ جس کے بعد اسم غیرمعرف باللام آجائے ۔ جیسے: هَذَا زَيْدٌ۔یا۔وہ اسم ظاہر جو ایسے صیغہ صفت کے بعد ہو جو حرف نفی یا استفہام کے متصل ہو۔جیسے :مَاقَائِمَانِ الزَّيْدَانِ۔یاجو اسم لفظ "اَمَّا" کامدخول ہو۔ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۔

خبر کی معنوی علامت :۔ جس کلمہ کے ترجمہ میں لفظ "ہے "یا"ہیں" آئے ۔یا۔اسم ذات کے بعد "کیاہے" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب میں آئے۔یا۔جس کلمہ کے ترجمہ لفظ "جیسے،مثل ،طرح "سے کوئی ہو۔جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ ۔(زید کھڑاہے)"قائم" خبرہے ۔ زَيْدٌ كَالْاَسَدِ زید شیر کی طرح ہے۔

---

[5] یہ قید اس لیے لگائی کہ مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ میں "ما،ان "مقصود اصلی نہیں۔

[6] تخصیص کی چھ جگھیں ہیں1)نکرہ مخصصہ بالصفۃ اللفظیۃ۔جیسے لَعَبْدٌ مُؤمِنٌ۔2)نکرہ مخصصہ بالصفۃ التقدیریۃ۔جیسے "شَرٌّ أھرَّ ذاناب"یانکرہ مخصصہ بالصفۃ المعنویۃ(بأن تکونَ مُصغَّرۃً لأن التصغیرفیہ معنی الوصف.)،نحو رُجَیلٌ عند نا"أی رجلٌ حقیرٌ"3)نکرہ مخصصہ بعلم المتکلم جیسے أرجل فی الدارأم امرأۃ۔4)نکرہ مخصصۃ.تحت النفی جیسے ماأحد خیرمنک۔5)نکرہ مخصصہ بتقدیم الخبر جیسے فی الدار رجل۔6)نکرہ مخصصہ بالنسبۃ الی المتکلم جیسے سلام علیک۔

خبر کی لفظی علامت : مبتداء کے بعد اسم نکرہ یا جار مجرور۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ ، زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ یا۔ اسم اشارہ کے بعد جو کلمہ غیر معرف باللام ہو۔ جیسے: ھٰذَا زَیْدٌ۔ یا۔ جو ظرف مستقر و نکرہ مخصصہ شروع جملہ[7] میں ہو۔ جیسے: فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ یا۔ جو کلمہ ایسی فاء کے بعد ہو جو لفظ "اَمَّا" کے بعد آئی ہو۔ جیسے: اَمَّا الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَی۔

فاعل کی معنوی علامت : عامل[8] سابق کے متعلق لفظ "کون" یا "کس نے" سے سوال کرو تو جو جواب آئے وہ فاعل ہوگا۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ۔ کون کھڑا ہے؟ جواب ہوگا زید۔

فاعل کی لفظی علامت:۔ افعال مدح وذم، اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی اور عامل لازم کے صیغہ غائب وغائبہ کے متصل بعد جو اسم ہو۔ جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ، شَتَّانَ بَیْنَ زَیْدٍ وَّعَمْرٍو، قَامَ زَیْدٌ ۔ یا۔ وہ ضمیر جو فعل متصل بضمیر بارز و مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار میں ہو۔ جیسے: فَخَسَفْنَا بِهٖ، لَا تَفْرَحْ۔ یا۔ فعل متعدی غائب وغائبہ خالی از ضمیر مستتر (غیر افعالِ قلوب) کے بعد جو اسم ہو۔

فعل لازم و متعدی کی معنوی علامت:۔ 1) فعل لازمی وہ ہے کہ اس کا معنی فاعل پر تام ہو جائے۔ جیسے: لَا تَفْرَحْ۔ (اترا نہیں)۔ اور متعدی کہ فاعل پر اس کا معنی پورا نہ ہو بلکہ کسی اور کلمہ کا بھی متقاضی ہو۔ یا۔ جس فعل کے ترجمہ میں نے آئے۔ جیسے: فَخَسَفْنَا بِهٖ۔ (پس دھنسا دیا ہم نے اس قارون کو)

---

[7] **مستثنیات:** چار جگہوں میں خبر کو مبتداء پر مقدم کیا جائے گا۔ 1) خبر صدارت کلام کا تقاضا کرے۔ جیسے أین أبوک 2) مبتدا نکرہ ہو۔ جیسے فی الدار رجل۔ 3) مبتداء میں خبر کے متعلق کی ضمیر ہو۔ جیسے: علی التمرۃ مثلھا زبدا 4) ان بمع اسم و خبر ہو کر مبتداء کی خبر ہو۔ جیسے: عندی أنک قائم۔

[8] یہ قید فعل کے علاوہ مصدر، اسم فاعل، مفعول، مبالغہ، افعل التفضیل، اسم فعل کو بھی شامل ہے۔

فعل لازم و متعدی کی لفظی علامت:۔ سابقہ فعل کا مصدر اگر فَعَلٌ، فَعُوْلٌ کے وزن پر ہو تو فعل کے مابعد اسم اسمِ فاعل ہو گا، فَعْلٌ کے وزن پر ہو تو یہ فاعل بعد والا دوسرا اسم مفعول ہو گا[9]۔

(یہ قاعدہ مجردات کے ابواب میں ہے)

(2) فعل لازمی اکثر ان ابواب سے ہوتا ہے: تَفَعُّلٌ ، اِنْفِعَالٌ: اِفْتِعَالٌ ،اِفْعِلَالٌ اِفْعِيْلَال ،اِفْعِيْعَالٌ ، افْعِوَّالٌ ، اِفْعِلَّالٌ ۔ اِفْعِنْلَالٌ ۔

اور فعل متعدی اکثر ان ابواب سے: ۔اِفْعَالٌ ۔ تَفْعِيْلٌ ، مُفَاعَلَۃٌ ،اِسْتِفْعَالٌ ، تَفَاعُل ، فَعْلَلَۃٌ ،تَفَعْلُلٌ۔

فائدۃ: مجرد کے تمام ابواب کبھی لازمی ہوتے ہیں اور کبھی متعدی ۔ ان کی علامت معنی سے ہی ہو گی مثلاضَرَبَ کا معنی مارا اس ایک مرد نے ۔ (ایسے ہی أکل،شرب)۔یہ متعدی ہے کیونکہ ضَرَبَ ،ضارب و مضروب دو چیزوں کو مانگ رہا ہے ۔نام،قَعَدَ فعل لازمی ہیں جو صرف فاعل پر معنی پورا کر دیتے ہیں مگر پھر بھی ان میں صلاحیت دیگر چیز کی موجود ہے اس لیے مجرد کو مزید بنانے کیلئے کبھی اسے باب افعال پر لے جائے ہیں ۔یا۔ حروف جارہ کے ذریعے کوئی متعلق ذکر کیا جاتا ہے جیسے: أَذْهَبْتُه ، ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ ۔

مفعول مالم یسم فاعلہ کی معنوی علامت : ترجمہ میں لفظ "گیا، گئی، گئے، جائے گا، جائے گی، جائیں گے ،جاتا ہے، جاتی ہے، جاتے ہیں" کے بعد جو کلمہ بولا جائے ۔یا۔ سابق عامل کے متعلق لفظ "کون" یا "کیا" سے سوال کرو تو جواب میں آئے ۔ جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ۔ کون مارا گیا؟ جواب: زید مارا گیا۔

مفعول مالم یسم فاعلہ کی لفظی علامت: فعل متعدی بیک مفعول کے بعد کوئی اسم بھی متصل نہ آئے تو ضمیر نائب فاعل ہو گی ۔ جیسے: أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ۔یا۔ فعل متعدی بیک مفعول (صیغہ غائب و غائبہ)

---

[9] مقدمہ مصباح اللغات

کے بعد جو ایک اسم ہو، وہ مفعول مالم یسم یا نائب فاعل ہو گا۔ جیسے: کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ۔ یا۔ متعدی بدو مفعول (صیغہ غائب و غائبہ) کے بعد دو اسم ہوں تو اول نائب فاعل دوسرا مفعول۔ جیسے: «أُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَمًا»

ان واخوتھا کے خبر کی معنوی علامت :۔ جس کلمہ کے ترجمہ میں لفظ "ہے" یا "ہیں" آئے۔ یا۔ اسم ذات کے بعد "کیا ہے" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب میں آئے۔ جیسے: إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ یا۔ جو حکم "تحقیق، تمنی، ترجی، تشبیہ، استدراک" کیساتھ لگایا گیا ہو۔ جیسے: «لَيْتَ أَخَا عَمْرٍو حَاضِرٌ»۔ (عمرو کے بھائی کو کیا ہے؟ جواب: کاش حاضر ہوتا)۔

ان واخوتھا کے خبر کی لفظی علامت :۔ حروف مشبہ بالفعل کے متصل بعد جو ظرف یا جار مجرور ہو۔ جیسے: لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ، إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ۔ یا۔ ان کے اسم کے بعد جو اسم نکرہ ہو۔ یا۔ جو جار مجرور ہو۔ یا۔ جو جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو۔ جیسے: اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ، إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔ یا۔ اسم اشارہ کے بعد جو کلمہ غیر معرف باللام ہو۔ جیسے: إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔ یا۔ ان کے بعد جس مفرد یا جملہ پر لام تاکید داخل ہو جائے۔ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ۔ (بشرطیکہ ان کے بالکل متصل جار مجرور نہ ہو، ورنہ یہ کلمہ مؤکدہ اسم ہو گا۔ جیسے: إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔)۔

ماولا مشبہتین بلیس کے اسم کی معنوی علامت:۔ جملہ میں جس کے متعلق "نہیں ہے" یا "نہیں ہیں" کیساتھ حکم لگایا گیا ہو۔ جیسے: « مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ»۔ (کفار مؤمن نہیں ہیں)۔ « لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ»

ماولا مشبہتین بلیس کے اسم کی لفظی علامت:۔ "ما" کے متصل بعد جو اسم معرفہ یا نکرہ ہو، اور "لا" کے

بعد جو نکرہ ہو۔ جیسے: «مَا زَیْدٌ قَائِمًا» «لَا رَجُلٌ قَائِمًا»۔ یا۔ ایسا اسم اشارہ جس کے بعد اسم غیر معرف باللام آجائے۔ جیسے: مَاھٰذَا بَشَراً۔

کان واخوتھا کے اسم کی معنوی علامت:۔ جملہ میں جس کے متعلق "ہے" یا "ہیں" کیساتھ حکم لگایا گیا ہو۔ جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِماً۔ یا۔ فعل ناقص کے متعلق لفظ "کون" یا "کس نے" سے سوال کرنے سے جو جواب آئے۔ جیسے: مذکورہ مثال میں کون ہے ؟ کے جواب میں زید۔

کان واخوتھا کے اسم کی لفظی علامت:۔ فعل ناقص متصل بضمیر بارز کے بعد جو ضمیر بارز۔ یا۔ مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار میں جو ضمیر مستتر ہو۔ جیسے: لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا، كُنْ عَالِماً۔ یا۔ فعل ناقص غائب و غائبہ کے متصل بعد جو غیر منصوب (جس کے آخر میں الف نہ ہو) اسم نکرہ یا معرفہ ہو۔ جیسے: كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً۔

فائدۃ:۔ افعال مقاربہ کے اسم و خبر کی معنوی و لفظی علامات کو افعال ناقصہ کے اسم و خبر کی علامات پر قیاس کیا جائے، بلکہ جیسے کان (بمعنی حصل) تامہ ہوتا ہے، عسٰی بھی (جبکہ اس کا مدخول أن ہو۔) تامہ ہے۔

لانفی جنس کی خبر کی معنوی علامت:۔ اسم ذات کے بعد "کیا ہے" کے ذریعے سوال کرنے سے جو "نہیں ہے" یا "نہیں ہیں" کیساتھ جواب میں آئے۔ جیسے: «لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ»۔ (مرد کو کیا ہے ؟ جواب ہو گا: گھر میں نہیں ہے)۔

لانفی جنس کی خبر کی علامت:۔ لاء نفی جنس کے بعد جو ظرف یا جار مجرور ہو۔ جیسے: «لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ»۔ یا۔ ان کے اسم کے بعد جو اسم نکرہ ہو۔ یا۔ جو جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو۔ جیسے: «لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ»، لَا رَجُلَ يَضْرِبُ أَبُوْهُ، لَا رَجُلَ أَبُوْهُ قَائِمٌ۔

منصوبات کی علامات

منصوبات کل بارہ ہیں۔1)مفعول مطلق،2)مفعول بہ،3)مفعول فیہ،4)مفعول لہ،5)مفعول معہ،6)حال 7)تمیز 8) مستثنی 9)ان واخوتھا کا اسم،10)لانفی جنس کا اسم 11)ماولا مشبھتین بلیس کا خبر،12)کان واخوتھا کی خبر۔

مفعول مطلق معنوی علامت :ایسا اسم کہ اس کا اور عامل سابق کا ترجمہ ایک ہو۔یا۔جس منصوب مصدر کے ترجمہ کے آخر میں لفظ "نا" آئے۔جیسے: فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا۔ (صبر کیجئے صبر کرنا)

فائدۃ:۔"نا"ہر مصدر کے ترجمہ کے آخر میں آتا ہے۔

مفعول مطلق کی لفظی علامت :عامل سابق کے بعد جو منصوب اسم فعل سابق کے ہم مادہ۔جیسے: تَبَتَّلۡ إِلَيۡهِ تَبۡتِيلًا۔ یا ہم باب۔جیسے: رَتِّلِ الۡقُرۡآنَ تَرۡتِيلًا۔ یا ہم معنی ہو۔جیسے: فَأَوۡجَسَ فِي نَفۡسِهِ خِيفَةً مُوسٰى۔

مفعول بہ کی معنوی علامت:عامل سابق کے متعلق لفظ "کس کو" سے سوال کرو،پھر جو جواب میں آئے ۔یا۔جس اسم کے ترجمہ میں لفظ "کو" آئے۔جیسے:ضَرَبۡتُ زَيۡدًا۔ "کس کو مارا؟"جواب:زید کو۔

مفعول بہ کی لفظی علامت :عامل متعدی بیک مفعول خالی از ضمیر مستتر یا متعدی بدو مفعول وسہ مفعول کے بعد جو منصوب اسم ہو۔جیسے:ضَرَبَ زَيۡدٌ عَمۡرًا، عَلِمۡتُ زَيۡدًا فَاضِلًا۔یا۔فعل متصل بضمیر بارز یا مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار کے بعد جو اسم ظاہر یا ضمیر ہو۔جیسے: يُقِيمُونَ الصَّلٰوۃَ، أَنۡبِئۡهُمۡ۔یا۔اسمائے افعال بمعنی امر حاضر کے بعد جو اسم ہو۔جیسے: بَلۡهَ زَيۡدًا۔

منادی مفعول بہ کی معنوی علامت:جس کے ترجمہ میں لفظ "اے،او" آئے ۔جیسے: یا زَيۡدُ(او زید)

منادی مفعول بہ کی لفظی علامت :حرف نداء کے متصل بعد جو اسم نکرہ،معرفہ،مضاف،مشابہ مضاف ہو ۔جیسے: «يَا رَجُلًا خُذۡ بِيَدِيۡ» ، «يَا زَيۡدُ» ، «يَا عَبۡدَ اللهِ» ، «يَا طَالِعًا جَبَلًا»۔

مفعول فیہ کی معنوی علامت :عامل سابق کے متعلق لفظ "کب"،"کہاں" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب آئے یا اس میں زمان یا مکان یا جہات ستہ کے معانی پائے جائیں۔یا۔ جس اسم کے ترجمہ میں لفظ "میں" آئے۔ جیسے:«وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» تو ہمیں قیامت کے دن میں رسوانہ فرمانا۔

مفعول فیہ کی لفظی علامت:عامل سابق کے بعد جو اسم ان کلمات سے ہو۔ جیسے:إِذَ، وإِذَا، ومَتٰى، وكَيْفَ، وأَيَّانَ، وأَمْسِ، ومُذْ، ومُنْذُ، وقَطُّ، وعَوْضُ، وقَبْلُ، وبَعْدُ، بينا، وبينما، والآن، وريث، ومع، ولما. حَيْثُ، وقُدَّامُ، وتَحْتُ، وفَوْقُ، ولدى، ولدن، شهر، سنة، أسبوع، غداً، اليوم، حينئذٍ، يومئذٍ، مسجد، دار، دهر، أمام، خلف، يمين، شمال، يسار، فوق، تحت، دبر، سفل، عَقِيْبَ، عند، حين۔۔۔ وغیرہ۔

مفعول لہ کی معنوی علامت عامل سابق کے متعلق لفظ "کیوں" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب میں آئے۔یا۔ جس اسم کے ترجمہ میں لفظ "بوجہ، غرض" آئے۔ جیسے: مثال آرہی ہے۔

مفعول لہ کی لفظی علامت عامل سابق کے بعد جو منصوب مصدر فعل متعدی سے ہو۔یا۔ جس اسم پر لفظ "لأجل" کا دخول صحیح ہو۔یا۔ جس مصدر اور سابقہ عامل کا فاعل ایک ہو۔ جیسے: «قُمْتُ إِكْرَامًا لِّزَيْدٍ». أی «قُمْتُ لِأَجْلِ الإِكْرَامِ لِزَيْدٍ» میں زید کے اکرام کی غرض سے کھڑا ہوا۔

مفعول معہ کی معنوی علامت عامل سابق کے متعلق لفظ "کس کیساتھ" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب میں آئے۔یا۔ جس اسم کے ترجمہ میں لفظ "ساتھ، سمیت" آئے ۔ جیسے:«جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ» سردی کوٹوں کے ساتھ آئی۔

مفعول معہ کی لفظی علامت عامل سابق کے بعد جو اسم مجرور بمع ہو جیسے: وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۔یا۔ واؤ بمعنی مع کے بعد جو اسم ہو۔ جیسے:«جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ» أَيْ مَعَ الْجُبَّاتِ.

حال کی معنوی علامت :عامل سابق کے متعلق لفظ "کس حالت میں" یا" کیسے، کس حال میں" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب میں آئے۔یا۔ جس اسم کے ترجمہ میں لفظ "دراں حالیکہ، اس حال

میں کہ،حالت" آئے۔ جیسے:«جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا». زید آیااس حال میں کہ سوار تھا۔ زید کس حال میں آیا؟جواب سواری کی حالت میں۔ یادارں حالیکہ سوار تھا۔

حال کی لفظی علامت : عامل سابق یا معرفہ ونکرہ مخصصہ (فاعل، مفعول[10]) کے بعد[11] منصوب نکرہ اسم جوصیغہ صفت[12] کا ہو جیسے: مثال گزر گئی۔ یا۔ اس پر (اس کے مصدر نکالنے کے بعد) لفظ "فی حالۃٍ" کادخول صحیح ہو۔ جیسے: گذشتہ مثال میں «جَاءَ زَيْدٌ فِي حَالَةِ الرُّكُوبِ». یا۔ جوجملہ مقیدہ[13] بماقبل ہو۔ جیسے: ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ۔

تمیز کی معنوی علامت : جس اسم کے ترجمہ میں لفظ "ازروئے" یا "باعتبار" آئے۔ جیسے: «طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا». زید باعتبار نفس کے خوش تھا۔

تمیز کی لفظی علامت : جواسم نکرہ منصوب (سوائے صیغۃ کے)، مبھم مقدار یا مبھم نسبت[14] کے بعد آئے۔ مبھم مقدار کی مثال۔ جیسے: رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا۔ نسبت کی مثال گزر گئی

---

[10] حال کبھی مفعول مطلق مفعول بہ ومضاف الیہ کی بھی حالت بیان کرتا ہے۔ ان کو حکمی فاعل یا مفعول بہ کہیں گے۔

[11] **مستثنیات:** ذوالحال اگر نکرہ ہو یاذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے توحال کوذوالحال پر مقدم کریں گے۔ جیسے جاء راکبار جل۔ 2) ذوالحال سے پہلے کوئی حرف نفی آجائے۔ جیسے وماأھلکنامن قریۃالاولھامنذرون۔ 3) ذوالحال میں تخصیص کامعنی آجائے جیسے ولماجاء ھم کتاب من عند اللہ مصدقا۔ (معلم الانشاء۔)

[12] **مستثنیات:** چھ جگھوں میں حال جامد ہوتا ہے: 1) حال ترتیب پر دلالت کرے۔ جیسے أدخلواالدار رجلارجلا۔ 2) حال موصوف ہو۔ جیسے اناأنزلناقرأناعربیا۔ 3) حال عدد پر دلالت کرے۔ جیسے فتم میقات ربہ أربعین لیلۃ 4) حال تشبیہ پر دلالت کرے۔ جیسے درعلیہ أسدا۔ 5) حال مفاعلۃ پر دلالت کرے۔ جیسے: بعتہ یدابید۔ 6) حال نرخ بتانے۔ جیسے اشتریت الثوب ذراعاًبدرھم۔ (ابن عقیل، معلم الانشاء2)، ایسے ہی مشتق کے حال بننے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ افعال ناقصہ افعال قلوب کے بعد نہ ہو، اور مفعول بہ بھی نہ بن رہا ہو۔ جیسے کان اللہ علیماً حکیما، علمت زید افاضلاً۔

[13] قید ہو رکن نہ ہو جیسے "أکثرھم لایؤمنون" میں لایؤمنون۔

[14] یعنی جبکہ نسبۃ فعل إلی الفاعل میں شک ہو۔

۔یا۔ جو اسم نکرہ لفظ "اِمَّا" یا افعال مدح وذم کے بعد ہو۔ جیسے: اِتِّصَالُ الشَّيْئِ بِالشَّيْئِ اِمَّا حَقِيْقَةً، نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ۔ یا۔ جو اسم نکرہ لفظ "کَمْ استفھامیہ، کَذا، کَأَیِّن" کے متصل بعد، اور "کَمْ خبریۃ" کے غیر متصل بعد ہو۔ جیسے: کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ؟، كَمْ فِي الدَّارِ رَجُلاً۔

مستثنیٰ کی معنوی علامت:۔ جس اسم کے متعلق "مگر، سوائے، علاوہ" کا کلمہ بولا جائے۔ یا۔ جسے ماقبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہو۔ جیسے: «جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا» سوائے گدھے کے قوم آئی۔

مستثنیٰ کی لفظی علامت:۔ عامل سابق کے بعد جو اسم حروف استثناء کے بعد آئے۔ مثال گزر گئی۔

ان واخوتھا کے اسم کی معنوی علامت:۔ جس کے متعلق "تحقیق، تمنی، ترجی، تشبیہ، استدراک" کیساتھ ۔یا۔ "ہے" "یا" "ہیں" کیساتھ حکم لگایا گیا ہو۔ یا۔ جس اسم ذات کے متعلق "کیا ہے؟" کے ذریعہ سے سوال کرنے سے جواب واقع کے مطابق آئے۔ جیسے: «لَيْتَ أَخَا عَمْرٍو حَاضِرٌ»۔ (عمرو کے بھائی کو کیا ہے؟ جواب ہوگا: کاش حاضر ہوتا)، اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔ تحقیق زید کھڑا ہونے والا ہے۔

ان واخوتھا کے اسم کی لفظی علامت:۔ حروف مشبہ بالفعل کے متصل جو ضمیر ہو (سوائے ضمیر غائب شان و قصہ کے جو مرجع سے خالی ہوتی ہیں)۔ جیسے: وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ۔ یا۔ جو منصوب بالالف، والیاء اسم ہو۔ جیسے: لَيْتَ أَخَا عَمْرٍو حَاضِرٌ۔ یا۔ متصل ایسا اسم اشارہ جس کے بعد کلمہ غیر معرف باللام ہو۔ جیسے: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ۔ یا۔ متصل جو "اسم ذات" ہو۔ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

ماولا مشبہتین بلیس کے خبر کی معنوی علامت:۔ اسم ذات کے بعد "کیا ہے" کے ذریعے سوال کرنے سے جو "نہیں ہے" "یا" نہیں ہیں" کیساتھ جواب میں آئے۔ یا۔ جملہ میں جو حکم ہو۔ جیسے: مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ۔ کفار کو کیا ہے؟ جواب: مؤمن نہیں ہیں، عدم ایمان کا حکم ہے۔ لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ۔

ماولا مشبہتین بلیس کے خبر کی لفظی علامت:۔ ماولا مشبہتین بلیس کے بعد جو ظرف یا جار مجرور ہو۔ جیسے: « مَا لَكُم عِنْدِيْ زَادٌ وَلَا رَاحِلَةٌ» «لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا اِمْرَأَةٌ»۔ یا۔ ان کے (اسم کے) بعد جو اسم نکرہ ہو۔ یا۔ جو جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو۔ جیسے: «مَا زَيْدٌ قَائِمًا»، لَا رَجُلٌ يَضْرِبُ

أَبُوْهُ، لَا رَجُلٌ أَبُوْه قَائِمٌ۔ یا۔ جس اس اسم پر باء زائدہ آجائے۔ جیسے: مَا زَیْدٌ بِقَائِمٍ۔

لائے نفی جنس کے اسم کی معنوی علامت:۔ جس کے متعلق "نہیں ہے" یا "نہیں ہیں" کیساتھ حکم لگایا گیا ہو۔ یا۔ جس اسم ذات کے متعلق "کیا ہے" کے ذریعہ سے سوال کرنے سے جواب واقع کے مطابق آئے جیسے: «لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ»۔ (مرد کو کیا ہے؟ جواب ہوگا: گھر میں نہیں ہے)۔

لانفی جنس کے اسم کی لفظی علامت:۔ لاء نفی جنس کے متصل بعد جو نکرہ مفردہ غیر مفصولہ ہو۔ جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ۔ یا۔ جو مضاف ہو۔ جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِي الدَّارِ۔

فائدۃ:۔ متصل اسم معرفہ یاپھر نکرہ مفصولہ ہو اتو لاء ملغی از عمل ہوگا۔

کان واخوتہا کی خبر کی معنوی علامت:۔ اسم ذات کے بعد "کیا ہے" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب میں آئے۔ یا۔ جس کلمہ کے ترجمہ میں لفظ "جیسے، مثل، طرح" سے کوئی ہو۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِماً (زید کیا ہے؟ جواب: کھڑا ہونے والا ہے)۔ لَا تَکُوْنُوا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوا۔ یا۔ جملہ میں جو حکم کسی کے متعلق لگایا گیا ہو۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِماً۔ زید کے متعلق کھڑا ہونے کا حکم ہے۔

کان واخوتہا کی خبر کی لفظی علامت:۔ فعل ناقص متصل بضمیر بارز یا مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار کے بعد جو مفرد و مرکب ہو۔ جیسے: کُنْ عَالِماً، بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ یا۔ فعل ناقص غائب وغائبہ کے متصل بعد جو منصوب (جس کے آخر میں الف ہو) اسم نکرہ ہو۔ جیسے: کَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً۔ یا۔ ان کے متصل بعد جو جار مجرور ہو۔ جیسے: لَا تَکُوْنُوا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوا۔ (بشرطیکہ بعد میں صفت کا صیغہ نہ ہو۔ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا)۔ یا۔ ان کے بعد جو صفت کا صیغہ ہو۔ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَحِیْمًا۔ یا۔ باب لَیْسَ کے بعد جس اسم پر باء زائدہ آجائے۔ جیسے: لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ۔

الافعال المنصوبات:۔ جو فعل مضارع "أَنْ، لَنْ، کَيْ، إِذَنْ کے بعد ہو وہ منصوب ہوگا۔ جیسے: أُرِیْدُ أَنْ تَقُوْمَ، لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ، أَسْلَمْتُ کَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ، إِذَنْ أُکْرِمَكَ

في جواب من قال: أَنَا آتِيْكَ غَدًا۔ چھ حروف کے بعد أَنْ مقدر رہو کر بھی نصب دیتا ہے:

1) حَتّی۔ 2) لَام جحد۔ 3) أَوْ بمعنی إِلَى أَنْ أو إِلَّا أَنْ۔ 4) وَاوِ صرف۔ 5) لَام کَیْ۔ 6) فاء سببیہ، جو ان چھ چیزوں کے جواب میں آئے۔ أمر، و نہی، نفی، و استفہام، و تمنی، و عرض۔

مجرورات کی علامات

مضاف مضاف الیہ کی علامات

مضاف مضاف الیہ کی معنوی علامت: ہر مضاف مضاف الیہ کے ترجمہ میں (عموما[15]) "کا، کی، کے" کا لفظ آئے گا۔ یا۔ "را، رے، ری" آئے گا، جب کہ مضاف الیہ ضمیر متکلم یا مخاطب ہو۔ کا، کی، کے کی مثالیں۔: رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (سارے جہانوں کا رب)۔ مَثَلُهُمْ (ان کی حالت)۔ قُلُوْبُهُمْ (ان کے دل) رے کی مثال: إِنَّا مَعَكُمْ (بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں)۔

مضاف مضاف الیہ کی لفظی علامت: اکثر ہر دو ایسے اسم جن میں سے پہلا (بصورت[16]) نکرہ اور دوسرا معرفہ (ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصولہ، علم یا معرف باللام) ہو جیسے: سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ. أَبْصَارِهِمْ۔ بشرطیکہ پہلا اسم اشارہ، اسم ضمیر نہ ہو۔ (ان میں دوسرا کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے جیسے ہو خادمُ رجالٍ) تین کی صورت میں پہلے دو (بصورت) نکرہ آخری معرفہ ہو جیسے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ چار کی صورت میں پہلے تین (بصورت) نکرہ آخری معرفہ جیسے: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ۔ یا ہر دو ایسے کلمہ جن میں سے دوسرا (خواہ اسم ہو یا فعل، یا حرف) بتاویل ھذا اللفظ ہو (یعنی اس کی ذات مراد ہو، معنی مراد نہ ہو)۔ جیسے: خَبَرُ لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ۔

---

[15] کیونکہ مضاف اگر لفظ "کل" ہو یا "اسم عدد" وغیرہ ہو تو مضاف کا ترجمہ پہلے کریں گے، ایسے ہی اگر موصوف صفت آپس میں ایک دوسرے کی طرف مضاف ہوں تو ان روابط کا حذف بھی جائز ہے۔۔

[16] کیونکہ اضافت الی المعرفہ کی وجہ سے اب وہ نکرہ نہیں، سوائے مضاف صیغۃ صفت کے۔

جار مجرور کی علامات

حروف جارہ کل سترہ ہیں: باؤتاؤ، کاف ،لام،واؤ،منذ،مذ، خَلا، رُبّ، حَاشَا،مِنْ، عَدا،فِیْ، عَنْ، علٰی، حتّٰی،الٰی ۔

جار مجرور کی معنوی علامت : جار مجرور کے ترجمہ (ترکیبی) میں **عموما**" جو تو،جو ہے **تو**" آتا ہے۔ ورنہ ہرایک کے الگ الگ لغوی واصطلاحی[17] وعرفی معانی ہیں۔

الباء للالصاق:۔ الصاق کالغوی معنی:"ملانا"۔ اصطلاحی معنی:"جو دلالت کرے اس بات پر کہ میرے مدخول کیساتھ کسی چیز کوملایا گیاہے۔ اُس چیز کانام **ملصَق** اوران کے مدخول کانام **ملصَق بہ** ہے۔ عرفی معنی:"ساتھ،پاس،قریب۔ الصاق حقیقی ۔جیسے: بِہٖ دَاءٌ۔ الصاق مجازی۔ جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

وللاستعانۃ:۔ استعانۃ کالغوی معنی:"مدد طلب کرنا"۔ اصطلاحی معنی:"جو دلالت کرے اس بات پر کہ فاعلِ فعل متعلَّق نے میرے مدخول سے مدد طلب کی ہے اور میرامدخول صدور فعل کے واسطے آلہ ہے"۔ عرفی معنی:"مدد،ذریعہ،سے"۔ آلہ حقیقی ۔جیسے: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ آلہ مجازی۔ جیسے: نامِ اللہ تعالی

وللتعلیل:۔ تعلیل کالغوی معنی:"علت بیان کرنا"۔ اصطلاحی معنی:"جو دلالت کرے اس بات پر کہ مدخول میرا فعل متعلق میرے کیلئے علت ہے۔"متعلق کانام معلول اورمدخول کانام علت ہے۔ عرفی معنی:"بوجہ،بسبب،بغرض۔"۔ مثال۔جیسے: إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ۔

وللمصاحبۃ:۔ مصاحبۃ کالغوی معنی:"ساتھی بنانا"۔ اصطلاحی معنی:"جو دلالت کرے اس بات پر کہ مدخول میرا معمول فعل متعلق (فاعل یامفعول) کاساتھی ہے"۔ عرفی معنی:"ساتھ،سمیت"۔ مثال۔ جیسے: اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرَجِہٖ۔ **مصاحبۃ کی نشانی:** کہ اگر اس کوہٹا کر لفظ "**مع**" رکھیں تومعنی صحیح ہو۔ ہو۔ **وللتعدیۃ:**۔ تعدیۃ کالغوی معنی:"تجاوز کرنا"۔ اصطلاحی معنی:"جواس بات پر دلالت کرے کہ سابقہ

---

[17] تعریف الحروف الجارۃلغۃواصطلاحاًمن افادات الاستادمولاناعبداللہ مدظلہ عن الاستادمولاناحفیظ الرحمن مدظلہ عن مولاناحبیب الھیؒ(ملامنصور) عن الشیخ غلام ربانی ہزارویؒ۔

فعل لازم کو میرے ذریعے متعدی کیا گیا ہے"۔ عرفی معنی:"کوئی نہیں"۔ تعدیۃ بالباب۔ جیسے: اَذْهَبْتُهُ، تعدیۃ بالباء۔ جیسے: ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ۔

وللمقابلہ:۔ مقابلہ کا لغوی معنی:"عوض و برابری"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ مدخول میرا کسی چیز کے عوض اور برابر ہے"۔ عرفی معنی:"بدلے، مقابلہ، عوض"۔ جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ۔

وللقسم:۔ قسم کا لغوی معنی:"قسم کھانا، پکا کرنا"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ میرے مدخول کے ذریعے قسم کھائی گئی ہے یا کلام کو پکا کیا گیا ہے"۔ قسم کھانے والے کو مُقسِم، مدخول کو مقسَم بہ، جس کیلئے قسم وہ مقسَم علیہ۔ عرفی معنی:"قسم کھاتا ہوں (کھاتے ہیں) میں یا ہم، بخدا، اللہ کی قسم"۔ جیسے: بِاللهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا۔

وللاستعطاف:۔ لغوی معنی:"طلبِ نرمی"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ میرے مدخول کے ذریعے یا اس کے واسطے نرمی کو طلب کیا گیا ہے"۔ عرفی معنی:"واسطے، خاص واسطہ، پر، صرف"۔ جیسے: بِحَيَاتِكَ أَخْبِرْنِيْ، اِرْحَمْ بِزَيْدٍ۔ **نشانی:** باء استعطاف کے بعد جملہ انشائیہ ہو گا۔

وللظرفیۃ:۔ ظرفیۃ کا لغوی معنی:"برتن، قرار پکڑنے کی جگہ"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ میرا مدخول کسی چیز کے قرار پکڑنے کی جگہ ہے" اس چیز کو مظروف، مدخول کو ظرف۔ عرفی معنی:"میں، اندر"۔ ظرف مکانی۔ جیسے: زَيْدٌ بِالْبَلَدِ۔ ظرف زمانی۔ جیسے: نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ۔

وللزیادۃ:۔ زیادۃ کا لغوی معنی:"زائد ہونا"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ اگر مجھے درمیان کلام سے حذف کر دیا جائے تو معنی میں کوئی خرابی نہیں آتی"۔ عرفی معنی:"کوئی نہیں"۔ جیسے: وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔

اللام للاختصاص:۔ اختصاص کا لغوی معنی:"خاص کرنا"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ کسی چیز کو میرے مدخول کیساتھ خاص کیا گیا ہے"۔ عرفی معنی:"کیلئے، سے، (کو، کا، کی، کے وغیرہ۔ معلم

الانشاء)"۔ اختصاص حسی۔ جیسے: الجلُّ لَلْفَرَسِ۔ اختصاص نسبتی۔ جیسے: اَلْاِبْنُ لِزَیْدٍ۔ اختصاص تملیکی۔ جیسے: وَھَبْتُ لِزَیْدٍ دِیْنَاراً۔ اختصاص استحقاقی۔ جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

وللزیادۃ:۔ جیسے: رَدِفَ لَکُمْ۔ **وللتعلیل**:۔ جیسے: جِئْتُكَ لِاِکْرَامِكَ۔ **وللقسم**:۔ جیسے: لِلّٰہِ لَا یُؤَخِّرُ الْاَجَلَ۔ لغوی، اصطلاحی، عرفی معانی ان سب کے گزر گئے ہیں۔

وللمعاقبۃ:۔ معاقبۃ کالغوی معنی: "سزا دینا، پیچھے آنا"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ فاعلِ فعل متعلَّق نے تعلق پکڑا ہے کسی چیز کیساتھ اور مدخول میرا بعد میں مل گیا اس کو مفت میں۔" عرفی معنی: "نتیجہ نکلا، مفت میں مل گئی"۔ مثال۔ جیسے: لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَۃِ۔

من للابتداء الغایۃ:۔ ابتداء کالغوی معنی "شروع کرنا"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ مدخول میرا فعل متعلق کے شروع ہونے کی جگہ ہے۔"۔ عرفی معنی: "سے"۔ جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ۔ **نشانی**: اس کے بعد الی انتہائیہ ہوتا ہے۔

وللتبعیض:۔ تبعیض کالغوی معنی "حصہ کرنا، جزء جزء کرنا"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ فعل متعلق میرا میرے مدخول کے بعض حصے پر واقع ہوا ہے"۔ عرفی معنی: "بعض، کچھ، چند"۔ جیسے: اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاھِمِ۔ **نشانی**:۔ اس کو ہٹا کر اگر لفظ "بعض" رکھیں تو معنی صحیح ہو۔

وللتبیین:۔ تبیین کالغوی معنی "وضاحت کرنا"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ مدخول میرا ماقبل امرِ مبھم کی وضاحت ہے"۔ عرفی معنی: "یعنی"۔ جیسے: فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ۔ **وللتعلیل**:۔ جیسے: لِحَدِیْثِ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ. **وللزیادۃ**:۔ لغوی، اصطلاحی، عرفی معانی گزر گئے۔ جیسے: یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ۔

الی لانتھاء الغایۃ:۔ غایۃ کالغوی معنی "رکاوٹ"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ مدخول میرا فعل متعلق کی انتہاء ہے"۔ عرفی معنی: "تک، طرف"۔ مثال۔ جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ۔ **وللمصاحبۃ**:۔ معانی گزر گئے۔ جیسے: وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ۔

حتیٰ لانتھاء الغایۃ:۔ انتہاء کے معانی گزر گئے۔ انتہاء زمانی۔ جیسے: نِمۡتُ الۡبَارِحَۃَ حَتَّی الصَّبَاحِ۔
انتہاء مکانی۔ جیسے: سِرۡتُ الۡبَلَدَ حَتَّی السُّوۡقِ۔ **وللمصاحبۃ:۔** مصاحبۃ کے معانی گزر گئے۔ جیسے:
قَرَأۡتُ وِرۡدِیۡ حَتَّی الدُّعَاءِ، اَکَلۡتُ السَّمۡکَۃَ حَتّٰی رَأۡسِھَا۔

علیٰ للاستعلاء:۔ استعلاء کا لغوی معنی "طلب بلندی"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ میرے مدخول پر کوئی چیز بلند کی گئی ہے"۔ اس چیز کا نام مُستعلی، مدخول کا نام مستعلی علیہ۔ عرفی معنی :"اوپر، ذمہ، پر"۔ استعلاء حقیقی۔ جیسے: زَیۡدٌ عَلَی السَّطۡحِ۔ استعلاء مجازی۔ جیسے: وَعَلَیۡہِ دَیۡنٌ۔
وللالصاق:۔ جیسے: مَرَرۡتُ عَلَیۡہِ۔ **وللظرفیۃ:۔** جیسے: اِنۡ کُنۡتُمۡ عَلٰی سَفَرٍ۔

عن للبعد والمجاوزۃ:۔ مجاوزۃ کا لغوی معنی "تجاوز کرنا"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ کسی چیز کو میرے مدخول سے نکالا کیا گیا ہے"۔ اس چیز کا نام مُجاوِز، مدخول کا نام مجاوز عنہ۔ عرفی معنی:" نکال کر، سے، طرف سے"۔ مجاوز موصول الی الثالث۔ جیسے: رَمَیۡتُ السَّھۡمَ عَنِ الۡقَوۡسِ۔
مجاوز غیر موصول الی الثالث۔ جیسے: أَخَذۡتُ عَنۡہُ دَیۡناً۔ غیر مجاوز موصول الی الثالث۔ جیسے: أَخَذۡتُ عَنۡہُ الۡعِلۡمَ۔

فی للظرفیۃ:۔ لغوی، اصطلاحی، عرفی معانی گزر گئے۔ ظرفیۃ حقیقی۔ جیسے: اَلۡمَالُ فِی الۡکِیۡسِ۔
ظرفیۃ مجازی۔ جیسے: وَ نَظَرۡتُ فِی الۡکِتَابِ۔ **وللاستعلاء:۔** لغوی، اصطلاحی، عرفی معانی گزر گئے۔
جیسے: وَلَاُصَلِّبَنَّکُمۡ فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ۔

الکاف للتشبیہ:۔ لغوی معنی "شریک کرنا"۔ اصطلاحی معنی:"جو اس بات پر دلالت کرے کہ کوئی چیز میرے مدخول کیساتھ کسی امر میں شریک ہے"۔ تشبیہ دینے والے کا نام مُشبِہ، اس چیز کا نام مشبَّہ، مدخول کا نام مُشبَّہ بہ، اور اسے حرف تشبیہ۔ عرفی معنی:"مثل، کی طرح، جیسے، مانند، مشابہ"۔ جیسے: زَیۡدٌ کَالۡاَسَدِ۔ **وللزیادۃ:۔** لغوی، اصطلاحی، عرفی معانی گزر گئے۔ جیسے: لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ۔

مذ، منذ للابتداء الغایۃ:۔ جیسے: مَارَاَیۡتُہٗ مُذۡیَوۡمِ الۡجُمُعَۃِ اَوۡمُنۡذُیَوۡمِ الۡجُمُعَۃِ، مَارَاَیۡتُہٗ مُذۡ یَوۡمَیۡنِ اَوۡمُنۡذُ یَوۡمَیۡنِ۔

رب للتقلیل:۔ تقلیل کالغوی معنی "کم کرنا"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ میرے مدخول پر فعل متعلق میرا بہت کم وارد ہوا ہے"۔ عرفی معنی: "بہت کم، تھوڑا"۔ مثال۔ جیسے: رُبَّ رَجُلٍ کَرِیۡمٍ لَقِیۡتُه ۔

وللتکثیر:۔ تکثیر کالغوی معنی "زیادہ کرنا"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ میرے مدخول پر فعل متعلق میرا بہت زیادہ وارد ہوا ہے"۔ عرفی معنی: "بہت زیاہ"۔ جیسے: وَعَالِمٍ یَّعۡمَلُ بِعِلۡمِه لَقِیۡتُه۔

الواؤ، التاء للقسم:۔ قسم کے معانی گزر گئے۔ جیسے: وَاللهِ لَاَ شْرِبَنَّ اللّبَنَ، تَاللهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔

حاشا، خلا، عدا للاستثناء:۔ استثناء کالغوی معنی "نکالنا"۔ اصطلاحی معنی: "جو اس بات پر دلالت کرے کہ میرے مابعد کو میرے مدخول کے ذریعے ماقبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہے"۔ عرفی معنی: "مگر، علاوہ، سوائے"۔ جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیۡدٍ وَ خَلَا زَیۡدٍ وَ عَدَا زَیۡدٍ۔

فائدۃ: یہ مشہور حروف جارہ کے مشہور معانی ہیں ان کے علاوہ بھی ان کے معانی ہیں اور یہ ایک دوسرے کے معنی میں بھی آتے رہتے ہیں۔ (یہ مذہب کوفیوں کا ہے، واختارہ بعض المتأخرین ۔ عند البصریین ایسی صورت میں تضمین ہوتی ہے۔ (معجم قواعد العربیۃ)

جار مجرور کی لفظی علامت: جس اسم (حقیقی یا تاویلی) پر حروف جارہ سے کوئی حرف آجائے تو وہ آپس میں جار مجرور ہوں گے۔ جار مجرور کی دو قسمیں ہیں: لغو، مستقر۔

ظرف لغو و مستقر کی معنوی علامت: عامل سابق (متوھَّم) کے ترجمہ کیساتھ لفظ "جو تو، جو ہے تو" ملا کر ترجمہ کرنے سے اگر معنی صحیح ہو تو ظرف لغو ورنہ مستقر۔ جیسے: خَتَمَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمۡ۔ علی لفظ اللہ ، اور محذوف عامل سے معنی خراب ہے۔ لھذا یہ ختم کیلئے ظرف لغو ہے، مستقر نہیں۔

ظرف لغو و مستقر کی لفظی علامت: کوئی نہیں۔

مجزومات کی علامات

مجزوم کی معنوی علامت:۔ مجزوم فعل کے ترجمہ سے پہلے یا متصل لفظ "اگر، جب، جب بھی، جس جگہ، جس وقت، تو" وغیرہ کا استعمال ہو گا۔

مجزوم کی لفظی علامت: جو فعل ماضی یا مضارع حروف شرط۔یا۔ اسمائے شرطیہ (جبکہ وہ شرط کے معنی میں بھی ہوں) کے متصل یا منفصل ہو۔ جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ، أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ۔

توابع کی علامات

توابع پانچ ہیں۔ صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف، عطف بیان۔

صفت کی معنوی علامت۔ ہر وہ اسم جس سے سابق اسم کے ترجمہ (ترکیبی) میں لفظ "ایسا، ایسی، ایسے" سے کوئی ہو۔ جیسے: بسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ (اللہ کے نام کیساتھ ایسا اللہ جو بڑا مہربان ہے)۔یا۔ کسی اسم کے متعلق "کیسا، کیسے" کے ذریعے سوال کرنے سے جو جواب میں آئے۔یا۔ جن دو اسموں کے ترجمہ میں کوئی بھی حرف ربط نہ ہو تو دوسرا ان کا صفت ہو گا۔ جیسے: اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (سیدھی راہ)

صفت کی لفظی علامت۔ ہر دوسرا اسم جو افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث، تعریف و تنکیر، رفع، نصب، جر میں سابق اسم جیسا ہو۔ جیسے: اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ (سوائے موصوف غیر عاقل کی جمع کے۔ جیسے: الشجرات الطویلۃ۔) ۔یا۔ نکرہ کے بعد جملہ، شبہ جملہ یا ظرف آجائے جیسے: لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ ، كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِين ، هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۔یا۔ معرف باللام کے بعد اسم موصول آجائے جیسے: هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ ۔ یا۔ اسم اشارہ کے بعد معرف باللام اسم ہو۔ جیسے: رَبِّ يَسِّرْ هٰذَا الْكِتَابَ ۔اور اگر صفات کے صیغوں کا فاعل اسم ظاہر ہو جسمیں ایک ضمیر ماقبل کی طرف جارہی ہو تو صفات کے صیغے صفت بحال متعلقہ ہوں گے۔ جیسے: «جَاءَنِي رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ، أو أَبُوهُ»۔

تاکید کی معنوی علامت۔ جو سابقہ نسبت یا شمول (افراد) کو پختہ کرے۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ، فَسَجَدَ

الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ إِلَّا إِبْلِيسَ ۔ یا۔ جس اسم کا ترجمہ لفظ "سارا، سارے، خود، ذات" وغیرہ سے ہو۔

تاکید کی لفظی علامت:۔ اسم مکرر میں سے دوسرا۔ جیسے: «زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ» ۔ یا۔ جو اسم "نفس، عین، کلا، کلتا، کل، أجمع، أكتع، أبصع" سے ہو۔ جیسے: «جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ»۔

بدل کی معنوی علامت۔ مبدل منہ کو حذف کر کے اگر بدل کو اس جگہ رکھیں تو معنی صحیح ہو۔ یا۔ جس کے ترجمہ میں لفظ "یعنی" آئے۔ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ۔

بدل کی لفظی علامت:۔ لقب کے بعد جو نام ہو۔ جیسے: قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ الزَّاهِدُ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ۔ یا۔ جو عدد کی تفصیل ہو۔ جیسے: مِائَةُ عَامِلٍ لَفْظِيَّةٍ وَّمَعْنَوِيَّةٍ۔ یا۔ اسم اشارہ کے بعد جو معرف باللام اسم ہو۔ جیسے: رَبِّ يَسِّرْ هَذَا الْكِتَابَ۔ یا۔ من زائدہ کے بعد جو کلمہ ہو۔ جیسے: يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا۔

عطف بحرف کی معنوی علامت:۔ ایسا مابعد کلمہ کہ اگر اسے ماقبل کسی کلمہ کی جگہ رکھیں تو معنی صحیح ہو۔ یا۔ جس کلمہ کے ترجمہ میں لفظ "بھی" آسکے۔ جیسے: وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ میں۔

عطف بحرف کی لفظی علامت۔ "واؤ، فاء، ثم، حتی، اما، أو، أم، لا، بل، لکن" کے بعد جو کلمہ آئے۔

فائدۃ: معطوف تابع کا معطوف علیہ متبوع جیسا ہونا ضروری ہے، یعنی اسم کا عطف اسم پر، فعل کا عطف فعل پر، حرف کا عطف حرف، جملہ کا جملہ پر، معمول کا معمول پر، عامل کا عامل پر۔ ایک قسم کا عطف دوسری قسم پر۔

عطف بیان کی معنوی علامت۔ "کون ہے؟" کے جواب میں جو آئے۔ یا۔ جس اسم کے ترجمہ میں لفظ "نام نامی اسم گرامی" ہو۔ یا۔ ہر دوسرا ان دو اسموں کا جن سے ذات مقصود ہو، معنی نہیں۔ جیسے: أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ۔ **فائدۃ:۔** نام پانچ قسم پر ہیں: اسم محض، لقب، کنیت، خطاب، تخلص۔

عطف بیان کی لفظی علامت۔ ہر دوسرا نام جو پہلے سے زیادہ مشہور ہو۔ مثال گزر گئی۔ یا۔ اسم اشارہ کے بعد جو معرف باللام اسم ہو۔ جیسے: رَبِّ يَسِّرْ هَذَا الْكِتَابَ۔

۔۔۔۔۔۔ تمت بالخیر ۔۔۔۔۔۔